انیسویں قسط

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

# عرسِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغِ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

زیرِ سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیرِ طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی
سجادہ نشین خوشتر

زیرِ سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری
خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام

مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل


مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
DAR-UL-RAZA
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

# بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب:............بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' (انیسویں قسط)

اسپیکر:............حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

موضوع:............عرسِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زیرِ سرپرستی:............شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:............شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:............حضرت علامہ مولانا مفتی ابونعمان عرفان شریف مدنی

باہتمام:............مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر و ترتیب:............حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:............16

پبلشر:............مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل

بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم o فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم o

فان تولوا فقل حسبی اللہ ط لا الہ الا ھو ط علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم o

صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذالک من الشاھدین والشاکرین والحمدللہ رب العالمین

قال اللّٰہ تبارک وتعالی فی شانِ حبیبہ o ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی ط یاایھاالذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیما o

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

## عرسِ غوثِ اعظم

عزیز الفاضل، العالم الکامل، الخطیب المحترم مولانا محمد فروغ القادری الرضوی سنی رضوی سوسائٹی کے پرچم کے نیچے، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گائیڈنس کے مطابق، اللہ اور اُس کے رسول کو راضی کرنے کیلئے کام کرنے والو، بھائیو، بہنو، عزیزو، دوستو خدا کا شکرادا کیجئے کہ اللہ نے آٹھویں بار حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس سراپا قدس میں شرکت کی توفیق عطا فرمائی۔ جانتے ہو یہ ساڑھے تین ہاتھ کا آدمی جو آپ کو زمین پر چلتا پھرتا نظر آتا ہے اِس کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے، اِس

کے پاور میں کچھ نہیں ہے یہ صرف پیدا کرنے والے خالق و مالک کا کرم ہے کہ یہ آدمی چلتا بھی ہے، بولتا بھی ہے کاروباری دنیا میں مصروف ہے۔ نماز، روزہ، حج وزکوٰۃ ادا کرتا ہے یہ صرف اور صرف ربِ کریم کا کرم ہے۔

پیارے بھائیو، پیاری بہنو! آپ لوگ تو اِس مارکی میں بیٹھے ہوئے ہیں تقریباً تقریر سننے کیلئے آپ آئے اور عرسِ غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں شریک ہوئے، آپ نے یہ تقریریں بہت سنیں میں نے ڈربن کی دنیا میں، ڈربن کے لوگوں کو 1968 سے تقریریں کررہا ہوں، تقریریں سنا رہا ہوں ۔ بہت کچھ تقریریں ہوئیں لیکن جانتے ہو کہ کس نے کتنا سنا، کیا سنا، کب سنا؟ بہت کچھ سنا۔لیکن دیکھنا یہ ہے کہ ساری تقریروں کے بعد آپ کو دین کتنا ملا؟ امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عقیدت کتنی ملی؟ غوثِ پاک کی محبت کتنی ملی؟ اور محمد رسول اللہ ﷺ کا فیضان کتنا آپ کو حاصل ہوا ہے۔ دوستو جانتے ہو طریقت کی راہ آسان نہیں ہے، غوثِ اعظم کا راستہ اتنا آسان نہیں۔ امام احمد رضا کی لائف اتنی آسان نہیں ۔ اِن راہوں میں چلنے کیلئے، اِن راہوں سے گزرنے کیلئے، آنکھ کا اندھا ہونا چاہئے۔ سنو میں کیا کہہ رہا ہوں۔

آپ یہ کہیں گے کہ مولانا نے یہ کیا تقریر شروع کی، میرے دوستو آپ جانتے ہیں کہ ڈاکٹر جب آپریشن روم میں جاتا ہے تو آپریٹ کرنے سے پہلے آپریشن روم میں جا کر مریض کو وہ چائے اور کھانا اور مریض سے وہ میٹھی میٹھی باتیں نہیں کرتا، ہنسنے کی بات نہیں کرتا۔ سرجن یہ دیکھتا ہے کہ اِس مریض کو آپریٹ کہاں کرنا ہے۔ خرابی کیا ہے؟ پیٹ میں خرابی ہے، ہاتھ میں خرابی ہے، دماغ میں خرابی ہے، نظر میں خرابی ہے، کان

میں خرابی ہے، ٹانگ میں خرابی ہے، چھاتی میں خرابی ہے؟اور جانتے ہوڈر بن والو میری ایک بات کوتم سمجھ لوتو تمہارا بیڑا پار ہے۔اورنہیں تو پھر سنتے رہیئے میں تو پھر سنا رہا ہوں اور پھر وہ سرجن مریض سے کہتا ہے کہ آپ سائن کر دیجئے۔اگر کچھ پرابلم ہو جائے تو یہ رسک ہے۔یہ رسکی ہے،ڈاکٹر بھی جانتا ہے کہ یہ رسکی ہے،مریض بھی یہ جانتا ہے کہ یہ رسکی ہے۔باپ کا آپریشن ہورہا ہے تو بیٹا بھی جانتا ہے کہ یہ رسک ہے، شوہر کا آپریشن ہورہا ہے بیوی بھی یہ جانتی ہے کہ یہ رسک ہے،لیکن وہ جانتے ہیں کہ رسک ہو یا جو بھی ہو آپریشن ضروری ہے۔آپریشن کے بغیر بیماری اچھی نہیں ہوسکتی، بیمار اچھانہیں ہوسکتا۔

میرے دوستو میں میڈیکل ڈاکٹر تو نہیں ہوں میں یہ نہیں کہتا کہ میں میڈیکلی ڈاکٹر ہوں اور باڈی کا ڈاکٹر ہوں میں یہ نہیں کہتا لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ جن آقاؤں کی جوتیاں میں نے اُٹھائی ہیں،جن آقاؤں کی بارگاہ میں غلامی کا فخر مجھے حاصل ہے اور جن کے دربار کا میں کتا ہوں انہوں نے مجھے بتا دیا ہے کہ کون آدمی صحیح ہے اور کون آدمی اپنے مذہب میں پکا ہے۔میرے غوث نے مجھے بتا دیا اِس لئے میں جانتا ہوں کہ کون آدمی اچھا ہے اور کون آدمی برا ہے۔اور میں کہتا ہوں کہ مجھے بتانے والوں نے بتایا۔مجھے چاہنے والوں نے بتایا،اِس لئے میں اِس وقت آپ کے سامنے اِس طرح بیٹھا ہوا ہوں جیسے کوئی ڈاکٹر آپریشن روم میں ہوتا ہے اور میرا کام ہے میں آپریٹ کروں۔اب میں اِس کو نہیں دیکھوں گا کہ کون چیختا ہے،کون چلاتا ہے،کون شور کرتا ہے،کون گالیاں دیتا ہے،کون بکواس کرتا ہے،میری ڈیوٹی ہی میری ڈیوٹی ہے۔

اور جانتے ہو میں اگر دعوت کھانے والا پیر ہوتا تو میرے یہاں ہزاروں مرید ہیں میں بھی لسٹ لے کر ایک ایک کے دروازے پر جاتا۔ لیکن میرا مشن دعوت کھانا، ناشتے کرنا، نظریں لینا یہ میرا مشن نہیں ہے۔ میرا مشن لوگوں کی اصلاح، میرا مشن سچ بولنا، میرا مشن سچی بات کرنی، میرا مشن اچھے کو اچھا کہنا ہے، برے کو برا کہنا ہے۔ میرے عزیزو، میرے دوستو! میں اپنا فرض ادا کر رہا ہوں، آپ کیا سمجھتے ہیں باپ بننا آسان ہے، ماں بننا آسان ہے، ماموں اور چچا، نانا اور دادا بننا آسان ہے، نہیں۔ یاد رکھو کہ ہر آدمی سے پوچھا جائے گا کہ اے باپ بتا کہ تو نے اپنے بیٹے سے کیا کہا؟ ماں بتا کہ تو نے اپنی بیٹی کو کیا کہا؟ ہر آدمی میرے دوستو جواب دہ ہے۔ ہر آدمی ڈیوٹی رکھتا ہے اور اپنی جواب دہی کے مطابق ضروری ہے کہ وہ لوگوں کو اچھی بات اور سچی بات بتائے۔ میں اِس ملک میں آیا کچھ لوگ میرے مرید ہوئے، میرے دوستو پیری مریدی کا مجھے کوئی شوق نہیں، میرا یہ پیشہ نہیں ہے پیری مریدی، میں تو نوکر ہوں امام احمد رضا کا نوکر ہوں، غوثِ پاک کا نوکر ہوں اور کسی دنیادار کا نوکر نہیں ہوں۔ صرف اللہ اور اُس کے رسول کا اور غوثِ پاک کا نوکر ہوں۔ کچھ لوگ آئے اور مجھ سے مرید ہوئے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ جو زمانہ ہے آپ کے سامنے ڈربن میں اکیس سال پہلے وقت اور تھا اور اب وقت اور ہے۔ لوگوں کا ایمان بدل رہا ہے، عقیدہ بدل رہا ہے، دماغی طاقت بدل رہی ہے، احساس بدل رہا ہے، یہ زمانہ بدلتی دنیا ہے۔ اِس لئے آج وہی پیر اچھا ہے جو اپنے مرید کی رائے کو فالو کرے، وہی پیر اچھا ہے جو سننے والوں کو دیکھ کر بات کرے، یہ دیکھے کہ مرید کا مائنڈ کیا ہے، مرید کی رائے کیا ہے؟

مرید چاہتا کیا ہے؟ لیکن جانتے ہو کہ وہ پیر، پیر نہیں بلکہ منافق ہے۔ امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید کی ڈیمانڈ کو دیکھا؟ کیا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے وقت کے بادشاہ کی ڈیمانڈ کو دیکھا؟ کیا امام احمد بن حنبل نے ڈیمانڈ کو دیکھا؟ یاد رکھو کہ لوگوں کی ڈیمانڈ کو دیکھنے کیلئے خدا کی مرضی کو نہیں دیکھ سکتے۔ اگر خدا کی مرضی کو دیکھنا ہے، رسول کی مرضی کو دیکھنا ہے۔

یاد رکھو کہ جب ڈاکٹر تمہارا ہاتھ چھوڑ دے گا، رشتہ دار نکل جائیں گے اور سانس چل رہا ہوگا تو بتاؤ وہاں کون ہوگا؟

نزع میں، قبر میں، میزان پہ سرِ پل پہ کہیں
نہ چھٹے ہاتھ سے دامانِ معلّٰی تیرا

اے غوث دنیا چھوٹے تو چھوٹے، رشتہ دار چھوٹیں تو چھوٹیں، احباب چھوٹیں تو چھوٹیں، اے غوث آپ نہ چھوٹیں، آپ کا دامن نہ چھوٹے۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! شاہِ بغداد سے پوچھا گیا کہ حضور آپ کا مرید کون ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ایک وہ مرید جس نے میری زیارت کی اور صحبت مل گئی۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ آپ کو حضورِ غوثِ پاک کی زیارت اور صحبت آپ کو نہیں ملی۔ میرے عزیزو، میرے دوستو! یہی تو سمجھنے کی بات ہے، یہ جو خدا آپ کو توفیق دے،

یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

یہ جو روزانہ پینتالیس اور چھیالیس آقاؤں کا نام لیتے ہو تو کیا سمجھ کر آپ نام لیتے ہیں

؟ ارے یہ نام نہیں سمجھو کہ اُن کی زیارت کررہے ہو۔صرف نام نہیں سمجھو کہ اُن کی بارگاہ میں حاضر ہو، یہ سمجھو کہ اُن کو اپنا شفیعِ روزگار بنارہے ہو۔میرے عزیزو، میرے دوستو! قصداً کا زمانہ گزر گیا،رسم ورواج کا زمانہ گزر گیا،رسم ورواج سے بات نہیں بنتی، بات حقیقت سے بنتی ہے۔محبت جانتے ہو کسے کہتے ہیں؟ حضرتِ اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضور آپ پیارے نبی کے زمانے میں یمن میں تھے تو جو حضور ﷺ کو دیکھے وہ صحابی، جو سرکار کی زیارت کرے وہ صحابی، جو سرکار کی صحبت میں رہے وہ صحابی، جو سرکار کی زبانِ مبارک سے کچھ سنے وہ صحابی۔اور جانتے ہو اویسِ قرنی کون ہیں؟اویسِ قرنی وہ ہیں میرے دوستو کہ نہ سرکار کو دیکھا اِن آنکھوں سے، نہ کانوں سے کوئی بات سنی، نہ صحبت ملی لیکن جو سرکار کو دیکھے وہ صحابی اور سرکار اپنے صحابی کو جس کی خدمت میں سلام دے کر بھیجیں وہ میرے دوستو''اویسِ قرنی''۔

دیکھا نہیں مگر حضرتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ جاؤ عمر ایک میرا عاشقِ صادق یمن کے جنگلوں میں رہتا ہے۔لوگ ہنستے ہیں تو وہ روتا ہے اور جب لوگ روتے ہیں تو وہ ہنستا ہے۔یمن کے لڑکے اُن پر اینٹیں اور پتھر برساتے اور کہتے کہ یہ دیوانہ ہے۔جاؤ میں سلام اور یہ میرا جبہ مبارک دے دو۔کون گیا؟ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے ، نائبِ رسول گئے، خلیفہ صادق گئے ،کس کے یہاں گئے وہ جو بظاہر صحابی نہیں تھے ،شرعاً صحابی نہیں تھے لیکن پیارے نبی کے محبوب تھے ، پیارے نبی کے محبّ تھے ۔اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے باتیں ہوئیں ،لوگوں نے کہا کہ اے اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ آپ کے دانت جو ہیں یہ سارے کے سارے ٹوٹے ہوئے ہیں تو یہ دانت جو سارے

ٹوٹے ہوئے ہیں اس کا کیا سبب ہے؟ ابھی تو آپ اتنے بوڑھے نہیں ہیں اور یہ کہ خود بخود بھی نہیں گرے۔ فرمایا کہ اے لوگو جب جنگِ اُحُد میں میرے محبوب کا دانت شہید ہوا تھا تو آپ کہاں تھے؟ یہ ہے میرے دوستو محبت کرنے والا، محبوب کی محبت میں مقامِ فنائیت ہے، کہا گیا کہ ہم تو وہیں تھے فرمایا کہ یہ بتاؤ کہ تمہارے دانت تو سلامت رہے محبوب کا ایک دانت ٹوٹا، لیکن یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جنگِ احد میں سرکار کا دانت ٹوٹ جائے اور اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دانت سلامت رہے، پھر پوچھا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تو ایک دانت شہید ہوا اور محدثین فرماتے ہیں کہ ایک دانت پورا نہیں دانت کا تھوڑا سا حصہ، اور محدثین فرماتے ہیں کہ ساری کائنات کی شہادت سے افضل اور اعلیٰ شہادت یہ ہے کہ سرکار کو رب کی طرف سے ثواب دیا گیا کہ تھوڑا سا دانت، دانت کا تھوڑا سا حصہ شہید ہوا۔

اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ کونسا دانت شہید ہوا تو اسی لئے اِس خیال میں سارے دانت میں نے توڑ دیئے۔ یہ ہے میرے دوستو محبت اور یہ ہے فنائیت۔ ہم تو خالی گھر میں بیٹھے ہوئے اور محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! عرض کر رہا تھا کہ آٹھواں عرسِ غوثِ اعظم ربِ کریم نے عطا فرمایا اور یہ آٹھواں عرسِ غوثِ اعظم میرا ذہن میرے ماضی کی طرف اِس وقت متوجہ ہے۔ سنی رضوی جامع مسجد کی خدا کرے کہ وہ چھاؤں ہمیں جلدی ملے۔ ابھی یہ سفید دیوار آپ دیکھ رہے ہیں اور ان شاء اللہ بہت جلد ہی سنی رضوی مسجد کی یہ عمارت آپ کے سامنے آئے گی۔ سنی رضوی جامع مسجد یہ کبھی آپ نے پوچھا کہ یہ کہاں سے

آ گئی ؟ سنو میں سنی رضوی سوسائٹی اور سنی رضوی جامع مسجد یہ آقاؤں کی بھیک ہے جو مجھے دی گئی ہے۔ان کی بارگاہ سے میں لے کر آیا۔آج سے تینتالیس سال پہلے،ایک دو دن کی بات نہیں ہے،نصف صدی کا قصہ ہے یہ دو چار گھڑی کی بات نہیں ہے۔ میں لیل پور (فیصل آباد) میں اُس زمانے میں پڑھتا تھا اور اپنے شیخ الحدیث محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شاگرد تھا۔اور اسی سنی رضوی جامع مسجد کیلئے جو وہاں موجود ہے ہر جمعے کو میرے دوستو میں کولیکشن کیا کرتا تھا۔تم مجھ سے پوچھتے ہو کہ میرا تجربہ،میرا تجربہ یہاں سے لے کر محدثِ اعظم پاکستان تک،وہاں سے لے کر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تک،اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لے کر غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تک،میرے تجربے کا دائرہ بہت وسیع ہے۔سنی رضوی جامع مسجد میں ہوتا یہ تھا میرے دوستو کہ ہر جمعے کو میں بیس منٹ تقریر کرتا تھا۔اور وہ بھی کس کے سامنے شیخ الحدیث کے سامنے کہ جہاں بڑے بڑے علماء بولتے ہوئے گھبراتے تھے۔لیکن یہ اُن کا کرم تھا وہ فرماتے تھے کہ بولو اور بولنے کے درمیان سب کے سامنے اصلاح بھی ہوتی تھی کہ یہ تم نے غلط کیا،وہ تم نے غلط کیا،ایسا بولو،ایسے بولو۔یہی وجہ ہے میرے دوستو کہ آج آپ کے سامنے بول سکتا ہوں لاکھوں کا مجمع ہو سامنے،کیونکہ الحمدللہ میں خود بولتا نہیں کوئی مجھ سے بلواتا ہے۔

سنی رضوی جامع مسجد بہت معمولی سی لکڑی کی عمارت تھی اور چندہ وہاں میں کرتا تھا ہوا یہ کہ حوض بن گیا،حوض کا جو افتتاح ہے میں نے حضرت سے کہا کہ آج آپ وضو کریں گے سنی رضوی جامع مسجد میں آپ وضو کریں گے،تو آپ نے کہا کہ پھر کیا ہو گا،پھر

میں نے عرض کی کہ آج سے سنی رضوی جامع مسجد کے اِس حوض میں وضو کرنے کا آغاز ہوگا اور آپ وضو کریں گے۔فرمایا کہ پھر آپ کیا کریں گے؟ میں نے کہا کہ میں لاؤڈ اسپیکر کر اعلان کروں گا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! حضور محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وضو کرتے رہے آج سے تینتالیس سال پہلے اور میں اعلان کرتا رہا۔وہاں سے سنی رضوی جامع مسجد ذہن میں لے کر یہاں آیا۔ہم لوگ میرے دوستو اپنے لئے کچھ نہیں کرتے اور ہم کچھ نہیں ہیں۔میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ تم بھی کچھ نہیں ہو، میں بھی کچھ نہیں ہوں صرف ہمارے قائد ہی سب کچھ ہیں، سب کچھ وہ ہیں۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرسِ پاک آپ کو مبارک ہو، اور یہ سنی رضوی جامع مسجد اور دار العلوم منظرِ اسلام، باقی ہمیشہ ایک بات یاد رکھو کہ دنیا کو راضی کرنے کی کوشش مت کرو اللہ اور اُس کے رسول کو راضی کرو۔اللہ اور اُس کا رسول جب راضی ہوگا تو پھر اللہ کا بندہ اُس وقت صرف اللہ کا بندہ نہیں ہوتا اللہ کا محبوب ہوتا ہے، اُس کی زبان میرے دوستو خدا کی قدرت کا مظہر ہوتی ہے۔اُس کے کان میں خدا کی قدرت کا نور، اُس کی آنکھوں میں خدا کی قدرت کا نور، اُس کی زبان میں خدا کی قدرت کا نور، اُس کے ہاتھوں میں پاؤں میں خدا کی قدرت کا نور، وہ چلتا ہے تو خدا کی قدرت کے سائے میں چلتا ہے اسی لئے تو حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''میں اگر اپنا راز کسی مردے پر ڈال دوں تو خدا کی قدرت سے وہ کھڑا ہو جائے''۔

ایک عیسائی آیا اور کہا کہ حضرت ہمارے نبی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تو مردے کو زندہ کر دیا کرتے تھے مگر آپ کے نانا جان اور آپ کے نبی نے کس مردے کو زندہ کیا؟ غوثِ اعظم نے فرمایا کہ میرے نانا جان اور میرے نبی کی بڑی شان ہے، یہ کام تو میں اُن کا غلام بھی کر سکتا ہوں۔

میرے دوستو! میں طریقت کی بات آپ کو بتاتا ہوں کہ طریقت کیلئے میرے دوستو آنکھوں کو اندھا ہونا چاہیے، اور جانتے ہو کانوں کا بہرہ ہو، زبان کا گونگا ہو، وہ کیسے یہ سنو، غوثِ اعظم کے عرس میں آئے ہوئے ہو کبھی یہ واقعہ سنا کہ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نانا نے جب حضرت موسی صالح جنگی دوست رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شاہِ بغداد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد کو ایک شرط کے ساتھ کہا کہ میں آپ کا قصور معاف کردوں گا، ایک شرط یہ ہے کہ میری ایک بیٹی ہے اُس سے تمہیں نکاح کرنا ہوگا کیونکہ تم نے ایک سیب کھالیا تھا جو ٹوٹ کر گرتا ہوا دریا میں جا رہا تھا اور تم اُس کی معافی کیلئے میرے پاس آئے ہو۔ اے موسی صالح جنگی دوست میں معاف کروں گا جب کہ تم میری بیٹی سے نکاح کروگے۔ اب بتائیے کہ وہ تو آئے معافی مانگنے کیلئے اور بجائے معاف کرنے کے انہوں نے یہ شرط رکھ دی۔ اور فرمایا کہ بیٹی میری کیسی ہے آنکھوں کی اندھی ہے، کانوں کی بہری بھی ہے اور بول بھی نہیں سکتی اور پاؤں بھی اور ہاتھ بھی اُس کا کام نہیں کر سکتا۔ وہ حیران ہو گئے، سید کا بیٹا سید ہوتا ہے حسن کا بیٹا حسن ہوتا ہے، امامِ حسن کا خون، حضرت فاطمہ کا دودھ اُن کی رگوں میں تھا آج تو میرے دوستو آج کے بازار میں بکاؤ مال کی قدر ہوتی ہے کہ کون سا مال بِک رہا ہے، مال کیسا ہے اچھا ہے یا برا ہے یہ نہیں دیکھا جاتا۔

حضور غوثِ اعظم کے والد نے کہا کہ اچھا ایسا ہے تو میں نکاح کرلوں گا وہ جو بھی ہے، گونگی ہے، اندھی ہے، بہری ہے یا جو بھی ہے۔ نکاح ہو گیا، حسن کے بیٹوں کی بیٹی، حسین کے بیٹوں کے بیٹے کے گھر میں آ رہی ہے۔ حسنی، حسینی مجمع البحرین ایمان اور یقین اور شریعت اور طریقت کے دو سمندر آپس میں مل رہے ہیں۔ نکاح ہو گیا اور غوثِ اعظم کے والد جب اندر گئے تو دیکھا کہ ایک چاند کی طرح کی خاتون جلوہ فرما ہیں۔ نہایت مقدس، عفت ماب، سیدہ، طیبہ، طاہرہ، عابدہ، ساجدہ، راقعہ، زاہدہ بڑی شان والی خاتون کو دیکھا۔ فوراً خیال آیا کہ میرے سسر نے تو کہا تھا کہ یہ اندھی ہے، بہری ہے، گونگی ہے مگر یہاں تو نہ تو اندھی نظر آ رہی ہے، نہ بہری ہے تو فوراً باہر چلے گئے۔ عرض کی کہ حضور آپ نے میری بیوی کی جو تعریف کی تھی وہ تو یہاں کوئی بھی نہیں ہے یہ تو ایک بہت ہی حسین اور خوبصورت لڑکی موجود ہے۔

سبحان اللہ! حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ بیٹا جس کو تم دیکھ رہے ہو وہی تمہاری بیوی ہے اور وہی میری بیٹی ہے۔ اچھا حضور آپ نے تو فرمایا تھا کہ وہ اندھی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جی بیٹا میں نے بالکل صحیح کہا تھا کہ وہ اندھی ہے لیکن جسمانی طور پر نہیں بلکہ میری بیٹی وہ ہے جس نے اپنی آنکھوں سے کسی بھی غیر مرد کو نہیں دیکھا۔ میری بیٹی وہ ہے کہ جس نے شریعت کے خلاف کوئی بات نہیں سنی، میری بیٹی وہ ہے کہ جس کے منہ سے جب بھی نکلا حق نکلا، سچ نکلا اللہ اور اُس کے رسول کا فرمان نکلا، میری بیٹی وہ ہے کہ جو شریعت و طریقت کے علاوہ کوئی راہ نہیں چلی۔

آپ نے سمجھا اب آیئے کہ غوثِ پاک کیا فرماتے ہیں، میرے دوستو میں کیا آپ

سے عرض کروں؟ کچھ کہتے ہوئے خیال بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر معاف کرے کہ آج پیری مریدی کا کیا مزاج ہے اور کیا ذہن ہے۔ لیکن سنو، غوثِ پاک فرماتے ہیں کہ ایک اچھے مرید کیلئے ضروری ہے کہ اپنی آنکھ کو اپنے پیر کی آنکھ میں دے دے، کان کو اپنے پیر کے کان میں دے دے، کیونکہ وہی دیکھے جس کو اُس کو پیر نے دیکھا ہو، وہی سنے جو اُس کے پیر نے سنا اور سنایا ہو، اور وہی راستہ چلے اور سنئے۔

اور سنئے مرتد معاذ اللہ شریعت کی اصطلاح میں اُس کو کہتے ہیں جو اسلام کو چھوڑ دے جو اسلام کا انکار کرے۔ جو پیارے نبی کی شان کا، عزت و عظمت کا، نبوت کا انکار کر دے اُس کو مرتد کہتے ہیں۔ لیکن میرے دوستو غوثِ اعظم فرماتے ہیں کہ وہ بھی مرتد ہے جو اپنے پیر کی برائی اپنے منہ سے کر رہا ہو، اپنے پیر کی برائی اپنے کان سے سن رہا ہو۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! میرے پیر کے متعلق کوئی کہہ کر تو دیکھے، میں نے ڈنڈا کبھی ہاتھ میں اُٹھایا نہیں لیکن اگر میرے پیر کے متعلق کوئی بات کہے تو یاد رکھو کہ اگر میرے ہاتھ میں تلوار ہوگی تو میں تلوار اٹھاؤں گا، میرے ہاتھ میں ڈنڈا ہوگا تو میں ڈنڈا اٹھاؤں گا اور میری زبان میں طاقت ہوگی تو میں زبان بھی چلاؤں گا۔

اعلیحضرت کون ہیں؟ میرے پیر ہیں۔ غوثِ اعظم کون ہیں؟ میرے پیر ہیں۔ اور یہ جو آٹھواں عرس ہو رہا ہے کیسے ہو رہا ہے؟ میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں کہ آپ دور دراز علاقوں سے آئے لیکن میں کہاں سے آتا ہوں؟ میرے دوستو مجھے کوئی مجھے بلاتا نہیں مطلب یہ ہے جس کا عرس ہے وہ مجھے آواز دیتے ہیں، میری نسبت مجھے آواز دیتی ہے۔ اور میں یہاں ستارہواں عرسِ قادری رضوی ہوا میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں

کہ اُس نے مجھے زندگی دی اور میں نے ستارہواں عرسِ قادری رضوی اپنی آنکھوں سے دیکھا۔اور خدا کرے کہ اللہ اور اُس کے رسول کے فضل وکرم سے میں بھی دیکھتا رہوں آپ بھی دیکھتے رہیں اور یہ آٹھواں عرس ہے 341واں میرے دوستو حلقہ ذکر ہوا اور 339واں جمعہ یہاں پڑھا گیا۔تو آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہ سب کچھ کیا ہے؟ میرے عزیزو، میرے دوستو! آپ جانتے ہیں کہ میں یوں کیوں بول رہا ہوں؟ میں اس لئے بول رہا ہوں کہ میں جانتا ہوں کہ میرے پیچھے بہت سے لوگ ہیں۔میں تنہا نہیں ہوں اِس ملک میں،عرض یہ کر رہا ہوں میرے دوستو کہ بزرگوں کی بارگاہ میں مردہ بن کر کے آدمی زندہ بنتا ہے،سنو بزرگوں کی بارگاہ میں مردہ بن جاؤ تو زندگی ملے گی۔اگر بزرگوں کی بارگاہ میں زندہ بن کر گئے منہ بھی چلتا رہا،زبان بھی چلتی رہی تو بزرگوں کی بارگاہ میں عاجزی اور تواضع اِس کے بغیر کچھ نہیں ملتا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! شہنشاہِ بغداد سیدنا شیخ عبدالقادرِ جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرید کے ہاں گئے،کھانے کے وقت ارشاد فرمایا کہ میرے ساتھ کھانا کھاؤ، مرید میرے دوستو بیچارہ کوئی خشک مرید ہوگا۔اُس نے کہا کہ حضور میرا روزہ ہے۔ فرمایا کہ میں حکم کرتا ہوں کہ کھاؤ،اُس نے پھر عرض کیا کہ حضور میرا روزہ ہے۔فرمایا کہ کھاؤ اور اگر تم کھاؤ گے تو ایک مہینے کا ثواب ملے گا روزے کا اور ایک سال کا ملے گا اور پوری زندگی کا ملے گا کھاؤ، میں کہتا ہوں کھاؤ۔لیکن میرے دوستو وہ کیسا مرید ہوگا پتہ نہیں لیکن وہ یہی کہتا رہا کہ حضور میرا روزہ ہے۔اُس نے انکار کیا میرے دوستو تو تھوڑی دیر بعد وہ تڑپنے لگا اُس کا برا حال ہوگیا۔لوگوں نے عرض کیا کہ حضور اب اِس

پر رحم فرمائیے۔سارے کے سارے حیران تھے کہ غوثِ اعظم کا جلال میں کہتا ہوں کہ کھاؤ اور یہ کہتا ہے کہ میرا روزہ ہے، میرا روزہ ہے۔یہ نہیں جانتا کہ میں شریعت کو جانتا ہوں۔اسی لئے تو امام احمد رضا قادری نے ارشاد فرمایا اور نصیحت کی

الامان قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا
مر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا

اور مرید بن کر سمجھنے کی کوشش کرو۔اللہ کریم تمہارا اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

# عشق کے نرالے انداز!

لوگوں نے کہا کہ اے اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ آپ کے دانت جو ہیں یہ سارے کے سارے ٹوٹے ہوئے ہیں تو یہ دانت جو سارے ٹوٹے ہوئے ہیں اس کا کیا سبب ہے؟ ابھی تو آپ اتنے بوڑھے نہیں ہیں اور یہ کہ خود بخود بھی نہیں گرے۔ فرمایا کہ اے لوگو جب جنگِ اُحُد میں میرے محبوب کا دانت شہید ہوا تھا تو آپ کہاں تھے؟ کہا گیا کہ ہم تو وہیں تھے فرمایا کہ یہ بتاؤ کہ تمہارے دانت تو سلامت رہے محبوب کا ایک دانت ٹوٹا، لیکن یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جنگِ احد میں سرکار کا دانت ٹوٹ جائے اور اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دانت سلامت رہے، پھر پوچھا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تو ایک دانت شہید ہوا اور محدثین فرماتے ہیں کہ ایک دانت پورا نہیں دانت کا تھوڑا سا حصہ، اور محدثین فرماتے ہیں کہ ساری کائنات کی شہادت سے افضل اور اعلیٰ شہادت یہ ہے کہ سرکار کو رب کی طرف سے ثواب دیا گیا کہ تھوڑا سا دانت، دانت کا تھوڑا سا حصہ شہید ہوا۔ اویسِ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ کونسا دانت شہید ہوا تو اسی لئے اِس خیال میں سارے دانت میں نے توڑ دیئے۔

باہتمام
مولانا محمد ابراھیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل
مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
DAR-UL-RAZA
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com